احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 46

منگل 12 نومبر 2002ء

روزنامہ
ٹیلیفون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 12 نومبر 2002ء، 6 رمضان 1423 ہجری-12 نبوت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 258

سردیوں کے روزے

حضرت عامر بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

سردیوں کے روزے ایسا مال غنیمت ہے جو بغیر کسی جنگ اور مشقت کے مل جاتا ہے-

(جامع ترمذی کتاب الصوم باب الصوم فی الشتاء، حدیث نمبر 727)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

2 فروری 1900ء کو حضرت مسیح موعود نے رمضان المبارک کے روزے نہ رکھنے والوں پر تأسف کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا-

جنہوں نے ان دنوں میں روزے رکھے ہیں وہ کچھ دبلے نہیں ہو گئے اور جنہوں نے استخفاف کے ساتھ اس مہینہ کو گزارا ہے، وہ کچھ موٹے نہیں ہو گئے- اُن کا بھی وقت گزر گیا- اِن کا بھی زمانہ گزر گیا- جاڑے کے روزے تھے- صرف غذا کے اوقات کی ایک تبدیلی تھی- سات آٹھ بجے نہ کھائی چار پانچ بجے کھالی- باوجود اس قدر رعایت کے پھر بھی بہتوں نے شعائر اللہ کی عظمت نہیں کی اور خدا تعالیٰ کے اس واجب التکریم مہمان ماہ رمضان کو بڑی حقارت سے دیکھا- اس قدر آسانی کے مہینوں میں رمضان کا آنا ایک قسم کا معیار تھا اور مطیع و عاصی میں فرق کرنے کے لئے یہ روزے میزان کا حکم رکھتے ہیں- خدا تعالیٰ کی طرف سے آسانی تھی- سلطنت نے ہر قسم کی آزادی دے رکھی ہے- طرح طرح کے پھل اور غذائیں میسر آتی ہیں- کوئی آسائش و آرام کا سامان نہیں، جو آج مہیا نہ ہو سکتا ہو- بایں ہمہ جو پرواہ نہیں کی گئی- اس کی وجہ یہ ہے کہ دلوں میں خدا پر ایمان نہیں رہا-

(ملفوظات جلد اول ص 316)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ رپورٹ

(مرسلہ: محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

10 نومبر 2002ء کی رپورٹ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمومی طور پر حضور ایدہ اللہ کی طبیعت ٹھیک ہے- غذا بھی ٹھیک لے رہے ہیں- آپریشن کے بعد آہستہ آہستہ بحالی صحت ہو رہی ہے- دل کی حالت بھی ٹھیک ہے- بلڈ پریشر اور بلڈ شوگر بھی کنٹرول میں ہیں الحمدللہ- ٹانگوں کی کمزوری کی بحالی کی رفتار کو بہتر کرنے کیلئے سوموار 11 نومبر 2002ء سے نیورو فزیوتھراپسٹ اپنا علاج شروع کر رہے ہیں-

احباب جماعت خاص طور پر دعائیں کریں کہ مولا کریم علاج میں برکت عطا فرمائے اور جلد از جلد حضور انور کی صحت بحال فرمائے- نوافل اور صدقات کا سلسلہ بھی جاری رکھیں- اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ ہمارے پیارے امام کی خوشیاں دکھائے- آمین

وقف جدید کو مضبوط کرو

احباب جماعت سے چند ضروری گزارشات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 27 دسمبر 1957ء کو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے تحت ''وقف جدید'' جیسی عظیم اور بابرکت تحریک جاری فرمائی- اور اس تحریک کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

''یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا- میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا- اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کیلئے آسمان سے فرشتے اتارے گا- پس میں اتمام حجت کیلئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں تا مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو اور وقف کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو-''

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 5 جنوری 1958ء)

حضرت مصلح موعود کے مندرجہ بالا ارشاد کے بعد اس مالی جہاد کے سلسلہ میں صرف درج ذیل چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں-

1- تحریک وقف جدید کا مالی سال یکم جنوری سے شروع ہو کر 31 دسمبر کو اختتام پذیر ہوتا ہے- اس لحاظ سے صرف چند ہفتے باقی رہ گئے ہیں- لہٰذا احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ نہ صرف اپنے وعدہ جات کی جلد از جلد ادائیگی فرمائیں- بلکہ وقف جدید کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر کچھ زائد بھی ادا کریں-

2- احادیث مبارکہ میں آتا ہے کہ آنحضرتؐ رمضان المبارک میں تیز آندھی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے صدقہ اور خیرات اور انفاق فی سبیل اللہ کیا کرتے تھے- لہٰذا آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرتے ہوئے آپ بھی وقف جدید کے مالی جہاد میں دل کھول کر حصہ لیں-

3- کسی بھی چندہ میں اہل پاکستان کا اول آنا یا نمایاں کارکردگی دکھانا حضور انور کیلئے دوہری خوشی کا باعث بنتا ہے- لہٰذا ہر پاکستانی احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اپنے

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1947ء ⑨

ستمبر — حضرت چوہدری غلام محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود دہلی میں فسادات کے دوران شہید کر دیئے گئے۔

ستمبر — لاہور میں انجمن انصار المسلمین قائم کی گئی جس نے اہل پاکستان کو مشرقی پنجاب کی صورت حال سے باخبر رکھنے کے لئے اشتہارات شائع کئے۔

یکم اکتوبر — سیمنٹ بلڈنگ لاہور میں مختصر ڈسپنسری کی شکل میں نور ہسپتال کا قیام عمل میں آیا۔

یکم اکتوبر — قادیان میں حضور کے مکان دارالحمد کو پولیس نے زبردستی خالی کرالیا۔

یکم تا 6 اکتوبر — بٹالہ میں فوج نے حکومت پاکستان کے بھجوائے ہوئے ٹرکوں کو قادیان جانے سے روک دیا۔

2 اکتوبر — پولیس نے قادیان میں آٹا پیسنے کی چکیاں بند کر دیں جس کی وجہ سے کئی دن گندم ابال کر کھانی پڑی۔

2 اکتوبر — پولیس نے ڈگری کالج قادیان اور فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی عمارتوں پر قبضہ کرلیا۔ رات کو بیت اقصیٰ میں بم پھینکا گیا ایک لڑکا بری طرح زخمی ہوا۔

2 اکتوبر — حضور کے ارشاد پر لاہور میں کارکنان صدر انجمن احمدیہ کی روزانہ ورزش کا انتظام کیا گیا جس کے نگران حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب تھے۔

3 اکتوبر — ہزارہا سکھوں نے پولیس کی معیت میں قادیان پر حملہ کر دیا۔ دوسو کے قریب احمدی وغیر احمدی شہید ہو گئے۔ احمدی نوجوانوں نے بے مثال شجاعت اور جانبازی کا مظاہرہ کیا۔

4 اکتوبر — حضور نے ''جماعت احمدیہ کا امتحان کا وقت'' کے عنوان سے الفضل میں ایک ولولہ انگیز مضمون لکھا جس میں احمدیوں کو صبر کے ساتھ ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنے کی تلقین فرمائی۔

4 اکتوبر — سلطان عالم صاحب کو قادیان میں شہید کر دیا گیا۔

4 اکتوبر — قادیان میں جمع شدہ پناہ گزینوں میں سے چالیس ہزار کا پہلا پیدل قافلہ پاکستان کے لئے روانہ ہوا۔ مگر 6 میل کے اندر کئی سو افراد شہید کر دیئے گئے۔ قادیان میں سات احمدیوں کو شہید کر دیا گیا۔ نیز سٹار ہوزری کو لوٹ لیا گیا۔

4 اکتوبر — حضور کے مبارک ہاتھوں سے آزاد کشمیر حکومت کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کے پہلے صدر خواجہ غلام نبی گلکار انور اور وزیر اعظم سردار محمد ابراہیم خان بنے۔ یہ خبر ریڈیو سے بار بار نشر کی گئی۔

5 اکتوبر — بیرونی پناہ گزینوں کا دوسرا قافلہ جس میں 10 ہزار مسلمان تھے قادیان سے روانہ ہوا۔ قادیان میں فوج نے احمدیوں سے بیگار لی۔

6 اکتوبر — ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے لاہور میں انجمن کے کارکنوں کی قلت دور کرنے کے لئے دفتر کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد سے خدمت کے لئے آگے آنے کی درخواست کی مثلاً کلرک، ٹائپسٹ، حساب دان، ڈاکٹر، کمپونڈر وغیرہ۔

وہی جان جہاں ہے

بہتا ہے لہو میں ' وہ مری روحِ رواں ہے
دھڑکن ہے مرے دل کی' وہی جان جہاں ہے
وہ سید و مرشد ہی نہیں میرا جنوں ہے
بیمار ہے جب وہ تو مجھے چین کہاں ہے
وہ دھیان کے ہر زینے پہ خاموش کھڑا ہے
جس وقت سے اس جانِ تمنا کا سنا ہے

کس موڑ پہ رکھا نہ بھرم اہلِ وفا کا
کس کے لئے تڑپا نہیں پیکر وہ رضا کا
کس رُت کی ہوا اس کی محبت سے نہ مہکی
کس خاک پہ برسا نہیں وہ ابر دعا کا
اے مولیٰ ' مرے مولیٰ کہ سب تیری عطا ہے
دے صحت کامل اسے ہر دل کی صدا ہے

تابانئ دل ' روئے ضیا بار نہ دیکھوں؟
کیا اپنی ہی جاں کو میں سبکسار نہ دیکھوں؟
گہرا ہے سمندر سے بھی جو پیار نہ دیکھوں؟
کیا اور' وہی شفقت و ایثار نہ دیکھوں؟
اب تو ہی بتا کیا تیری مرضی اے خدا ہے
دے زندگی میری بھی اسے' میری دعا ہے!!

جمیل الرحمٰن (ہالینڈ)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

خطبہ جمعہ

دعا ہی اصل عبادت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع قسم کی دعاؤں کو پسند فرمایا کرتے تھے

دعا کی قبولیت بھی دعا ہی کی محتاج ہے - صدقات' دعا اور خیرات سے رد بلا ہوتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - بتاریخ 30 نومبر 2001ء بمطابق 30 نبوت 1380 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

رمضان کی مناسبت سے یہ آج کا خطبہ دعا سے متعلق ہے۔ مختلف قسم کی احادیث کی مدد سے اور آیات قرآنی کی مدد سے دعا کے مضمون پر ہی زور دیا جائے گا کیونکہ یہ دعاؤں کا مہینہ ہے۔

سورۃ الاعراف کی آیت 56-57 میں ہے (-) کہ اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ اور مخفی طور پر پکارتے رہو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا - اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ اور اسے خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے رہو۔ یقیناً اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب رہتی ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا ہی اصل عبادت ہے۔ (سنن ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع قسم کی دعاؤں کو پسند فرمایا کرتے تھے اور جو دعا جامع نہیں ہوتی تھی اس کو چھوڑ دیا کرتے تھے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ)

اب جامع سے مراد یہ ہے کہ جس بات میں دعا کی جائے اس کے ہر پہلو کو لیا جائے اور جو بھی دعا کی جائے کوشش کی جائے کہ اس کا کوئی پہلو باقی نہ رہے۔

حضرت حذیفہ بن الیمانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' تمہیں نیک باتوں کے حکم دینے اور بری باتوں سے روکنے کا کام کرنا پڑے گا' ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے تم پر کوئی سزا نازل فرمائے' پھر تم اس سے دعائیں کرو گے مگر تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔

(مسند احمد بن حنبل - باقی مسند الانصار)

اب یہ بہت ہی اہم حکم ہے "برائی سے روکنا اور نیک باتوں کا حکم دینا" اور یہ مومن کی بنیادی صفات میں سے ہے کہ وہ ایسا کرتا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ زبردستی' جیسا کہ بعض مولویوں نے بنایا ہوا ہے کہ زبردستی روکو اور تلوار کے زور سے روکو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمیشہ نیک باتوں کا حکم دیتے تھے اور بری باتوں سے روکتے تھے مگر کبھی تلوار کی سختی سے ایسا کام نہیں کیا۔ ہمیشہ ہی نصیحت کے ذریعہ اور حسن نصیحت کے ذریعے اس کام کو کیا ہے۔ پس ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حدیثوں کا آپ کی سنت کے خلاف ترجمہ نہیں کرنا چاہئے۔

ایک مسلم کتاب الزہد والرقائق میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خود اپنے خلاف بددعا نہ کرو' اور نہ ہی اپنی اولاد کے خلاف بددعا کرو' نہ ہی اپنے مالوں کے خلاف بددعا کرو کیونکہ ایسا نہ ہو کہ (اس بددعا کے وقت) تمہیں وہ گھڑی میسر آ جائے جس میں اللہ تعالیٰ سے اگر کچھ مانگا جائے تو وہ اسے قبول فرماتا ہے۔

اب ویسے اپنے خلاف کون بددعائیں کرتا ہے لیکن بعض لوگوں کو یہ گندی عادتیں ہیں کہ اپنے خلاف' اپنے بیلوں کے خلاف جن کو وہ جوت رہے ہوتے ہیں ان کے خلاف بھی بددعائیں کر رہے ہوتے ہیں' اپنی اولاد کے خلاف بھی بڑے "غلطی سے" سخت سخت لفظ بول دیتے ہیں کہ تمہارا بیڑہ غرق ہو' یہ ہو' وہ ہو۔ تو یہ جان بوجھ کر تو نہیں کرتے مگر عادتاً کرتے ہیں مگر **بعض اوقات دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے اور اس وقت اگر یہ اس قسم کی دعائیں کی جائیں تو وہ اپنے خلاف یا اپنی اولاد کے خلاف بھی قبول ہو جاتی ہیں۔ رمضان میں خصوصیت سے اپنی زبان پر اور دعاؤں پر قابو رکھنا چاہئے۔**

ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ میں حضرت مالک بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ "جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں سامنے پھیلا کر مانگو۔ ہاتھوں کو الٹا کر کے نہ مانگو"۔ (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں کو سامنے پھیلا کر فرمایا کہ یوں مانگو جس طرح ہم مانگتے ہیں اور پھر ہاتھوں کو الٹا کر کے ناظرین کو سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ) یوں نہ مانگو اور دعا کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لو۔ (سنن ابی داؤد - کتاب الصلوٰۃ) یہ ہمارے ہاں بھی یہی رواج ہے دعا کے بعد اپنے منہ کے اوپر ہاتھ پھیر لیتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

"دعا سے وہ دعا مراد ہے جو بجمیع شرائط ہو اور تمام شرائط کو جمع کر دینا انسان کے اختیار میں نہیں جب تک توفیق ازلی یاور نہ ہو"۔ یعنی جب تک اللہ تعالیٰ توفیق نہ دے دعا کے تمام شرائط کو انسان پورا کر ہی نہیں سکتا۔ پس یہ بھی دعا ہی کا محتاج ہے کہ اللہ سے دعا کرتا رہے کہ ہماری جتنی دعاؤں کے قبولیت کی شرائط ہیں ہمیں وہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ "اور یہ بھی یاد رہے کہ دعا کرنے میں صرف تضرع کافی نہیں ہے بلکہ تقویٰ اور طہارت اور راست گوئی اور کامل یقین اور کامل محبت اور کامل توجہ اور یہ کہ جو شخص اپنے لئے دعا کرتا ہے یا جس کے لئے دعا کی گئی ہے اس کی دنیا اور آخرت کے لئے اس بات کا حاصل ہونا خلاف مصلحت الٰہی بھی نہ ہو"۔

اب محض رو کے دعا کرنا کافی نہیں ہے۔ بسا اوقات اگر سختی پڑی ہوئی ہو تو تضرع پیدا ہو جاتا ہے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے' حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے پتہ چلتا ہے کہ تضرع وہی ہے جو بغیر تکلیف کے بھی ہو' کوئی بلا نہ پڑی ہو تب بھی دل میں ہمدردی ہو بنی نوع انسان کی اور ان کے لئے انسان تضرع سے دعائیں کرے۔ اور پھر دعا کو انسان یہ بھی نہیں سمجھتا کہ یہ دعا میرے لئے بہتر ہوگی کہ نہیں خلاف مصلحت الٰہی بھی نہ ہو یہ بھی انسان کی لاعلمی کا

خصہ ہے اس لئے دعا ہمیشہ ایسی کرنی چاہئے جس میں اللہ تعالیٰ سے یہ گزارش ہو کہ اگر تیری مصلحت الٰہی اس دعا کو قبول کرنا چاہتی ہے تو قبول فرمالے ورنہ اسے ٹال کے کسی اور رنگ میں یہ دعا ہماری قبول ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں:

"بسا اوقات دعا میں شرائط تو سب جمع ہو جاتے ہیں مگر جس چیز کو مانگا گیا ہے وہ عنداللہ سائل کے لئے خلاف مصلحت الٰہی ہوتی ہے۔ ...."۔

یعنی بے وقوفی سے انسان اپنے لئے وہ چیز مانگتا ہے جو اس کے لئے بالآخر فائدہ مند نہیں ہو سکتی بلکہ نقصان پہنچا سکتی ہے۔" مثلاً اگر کسی ماں کا پیارا بچہ بہت الحاح اور رونے سے یہ چاہے کہ وہ آگ کا ٹکڑا یا سانپ کا بچہ اس کے ہاتھ میں پکڑا دے یا ایک زہر جو بظاہر خوبصورت معلوم ہوتی ہے اس کو کھلا دے تو یہ سوال اس بچے کا ہرگز اس کی ماں پورا نہ کرے گی اور اگر پورا کر دیوے اور اتفاقاً بچہ کی جان بچ جاوے لیکن کوئی عضو اس کا بیکار ہو جائے تو بلوغ کے بعد وہ بچہ اپنی اس احمق والدہ کا سخت شاکی ہوگا اور بجز اس کے اور بھی کئی شرائط ہیں کہ جب تک وہ تمام جمع نہ ہوں اس وقت تک دعا کو دعا نہیں کہہ سکتے۔ اور جب تک کسی دعا میں پوری روحانیت داخل نہ ہو اور جس کے لئے دعا کی گئی ہے اور جو دعا کرتا ہے ان میں استعداد قریبہ پیدا نہ ہو تب تک توقع اثر دعا امید موہوم ہے۔ اور جب تک ارادہ الٰہی قبولیت دعا کے متعلق نہیں ہوتا تب تک یہ تمام شرائط جمع نہیں ہوتیں اور ہمتیں پوری توجہ سے قاصر رہتی ہیں"۔

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 13، 14)

پس برکات الدعا میں حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا ہے جو ایک عام انسان کے لئے سمجھنا بہت مشکل مضمون ہے۔ لیکن تان اس بات پر ہی ٹوٹتی ہے کہ دعا کی قبولیت بھی دعا پر ہی منتج اور دعا ہی کی محتاج ہے اور دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ایسی دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے جو اس کے نزدیک ہماری بقا کے لئے، ہماری آخرت کے لئے بہتر ہوں۔ اور ان دعاؤں سے محفوظ رکھے جو ہمارے لئے بدنتائج ظاہر کرنے والی ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں میں اثر پیدا کرے، وہ اثر جو قبولیت کے لئے ضروری ہوا کرتا ہے۔ پس دعا کا علاج بھی دعا ہی سے ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود اس مسئلے کو اٹھاتے ہیں کہ قضا و قدر بھی مقرر ہے اور پھر دعا بھی ہے تو یہ فرق کیا ہے ان دونوں باتوں میں:۔" یہ بات یاد رہے کہ اگرچہ قضا و قدر میں سب کچھ مقرر ہو چکا ہے مگر قضا و قدر نے علوم کو ضائع نہیں کیا سو جیسا کہ باوجود تسلیم مسئلہ قضا و قدر کے ہر ایک کو علمی تجارب کے ذریعہ سے ماننا پڑتا ہے کہ بے شک دواؤں میں خواص پوشیدہ ہیں اور اگر مرض کے مناسب حال کوئی دوا استعمال ہو تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بے شک مریض کو فائدہ ہوتا ہے"۔

اب قضا و قدر کا جہاں تک مسئلہ ہے وہ اس طرح اس معاملے میں تعلق رکھتا ہے کہ بسا اوقات دوا تو صحیح موجود ہوتی ہے، ڈاکٹر کے دماغ میں نہیں آ رہی ہوتی۔ بیماری کی تشخیص ہی صحیح نہیں کر سکتا۔ دوائیں اور دے رہا ہے بیماری اور ہے۔ تو دواؤں میں اثر بھی تو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہوا ہے مگر صحیح دوا کا بر موقعہ مل جانا یہ بھی تو ایک خدا کا فضل ہے۔ اور کئی دفعہ تشخیص بھی صحیح ہو جائے، دوا بھی میسر، دعا بھی صحیح پتہ لگ جائے کون سی ہے (مگر) وہ میسر نہیں ہوتی۔ کئی دفعہ ڈاک میں خط آتے ہیں امریکہ وغیرہ سے کہ آپ نے جو دوائی تجویز کی تھی وہ دوا ہمیں کہیں نہیں ملی۔ تو پیشتر اس سے کہ دوا ان تک پہنچے وہ اس حالت میں جان بھی دے سکتے ہیں۔ تو بہرحال یہ دعا کا مضمون بہت پیچیدہ ہے۔ قضا و قدر کے خلاف نہیں بلکہ قضا و قدر کے اندر ہی ہے۔

حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں:" سو ایسا ہی علمی تجارب کے ذریعہ سے ہر ایک عارف کو ماننا پڑتا ہے کہ دعا کا قبولیت کے ساتھ ایک رشتہ ہے۔ ہم اس راز کو معقولی طور پر دوسروں کے دلوں میں بٹھا سکیں یا نہ بٹھا سکیں مگر کروڑہا راستبازوں کے تجارب نے اور خود ہمارے تجربے نے اس مخفی حقیقت کو ہمیں دکھلا دیا ہے کہ ہمارا دعا کرنا ایک قوت مقناطیسی رکھتا ہے اور فضل اور رحمت الٰہی کو اپنی طرف کھینچتا ہے"۔ (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 241-240)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:" لوگ اس نعمت سے بے خبر ہیں کہ صدقات، دعا اور خیرات سے رد بلا ہوتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو انسان زندہ ہی مر جاتا، مصائب اور مشکلات کے وقت کوئی امید اس کے لئے تسلی بخش نہ ہوتی۔ مگر نہیں اسی نے (لا یخلف المیعاد) فرمایا ہے۔ (لا یخلف الوعید) نہیں فرمایا، اب ان دونوں باتوں میں فرق یہ ہے کہ (لا یخلف المیعاد) سے مراد یہ ہے جو کسی کے حق میں سچا وعدہ کیا گیا ہو وہ کبھی نہیں ٹلا کرتا۔ (لا یخلف الوعید) کا مطلب ہے کسی کو تنبیہ کے طور پر ایک انذار کا وعدہ کیا گیا ہو کہ تم پر یہ تباہی آئے گی، یہ بلا پڑے گی، اس کو وعید کہا جاتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود نے یہ نکتہ اٹھایا ہے کہ خدا نے (لا یخلف المیعاد) فرمایا ہے لا یخلف الوعید نہیں فرمایا۔ قرآن کریم میں کہیں لا یخلف الوعید آپ کو نہیں ملے گا۔" اللہ تعالیٰ کے وعید معلق ہوتے ہیں جو دعا اور صدقات سے بدل جاتے ہیں اس کی بے انتہا نظیریں موجود ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو انسان کی فطرت میں مصیبت اور بلا کے وقت دعا اور صدقات کی طرف رجوع کرنے کا جوش ہی نہ ہوتا۔ جس قدر راستباز اور نبی دنیا میں آئے ہیں خواہ وہ کسی ملک اور قوم میں آئے ہوں مگر یہ بات ان سب کی تعلیم میں یکساں ملتی ہے کہ انہوں نے صدقات اور خیرات کی تعلیم دی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ تقدیر کے محو و اثبات پر قادر نہیں تو پھر یہ ساری تعلیم فضول ٹھہر جاتی ہے اور پھر ماننا پڑے گا کہ دعا کچھ نہیں اور ایسا کہنا ایک عظیم الشان صداقت کا خون کرنا ہے۔ (دین) کی صداقت اور حقیقت دعا ہی کے نکتہ کے نیچے مخفی ہے کیونکہ اگر دعا نہیں تو نماز بے فائدہ، زکوٰۃ بے سود اور اسی طرح سب اعمال معاذ اللہ لغو ٹھہرتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 201-202 جدید ایڈیشن)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں" نابینائی کی دو قسمیں ہیں ایک آنکھوں کی نابینائی ہے اور دوسری دل کی۔ آنکھوں کی نابینائی کا اثر ایمان پر کچھ نہیں ہوتا" بلکہ بڑے بڑے صاحب ایمان لوگ نابینا تھے۔ غیر معمولی ان کو اللہ تعالیٰ نے روحانیت عطا کی تھی مگر ظاہری آنکھوں کی بینائی نہیں تھی۔" مگر دل کی نابینائی کا اثر ایمان پر پڑتا ہے اس لئے یہ ضروری اور بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے کہ وہ اسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے اور شیطان کے وساوس سے محفوظ رکھے"۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 63)

حضرت مسیح موعود چشمہ معرفت میں لکھتے ہیں" قرآن شریف کی معجزانہ تاثیرات سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی کامل پیروی کرنے والے درجہ قبولیت کا پاتے ہیں اور ان کی دعائیں قبول ہو کر خدا تعالیٰ اپنے کلام لذیذ اور پر رعب کے ذریعہ سے ان کو اطلاع دیتا ہے اور خاص طور پر دشمنوں کے مقابل پر ان کی مدد کرتا ہے اور تائید کے طور پر اپنے غیب سے خاص طور پر ان کو مطلع فرماتا ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ 259 حاشیہ)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔" قرآن شریف کے تیس (30) سپارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کون سی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاوے اور اس پر پورا عمل درآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربے سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا"۔

(الحکم 24 ستمبر 1904ء، جلد 8 نمبر 32 صفحہ 4)

سورۃ الانبیاء 77 تا 78 (۔) اور نوح (کا بھی ذکر کر) جب قبل ازیں اس نے پکارا تو ہم نے اسے اس کی پکار کا جواب دیا اور اسے اور اس کے اہل کو ایک بڑی بے چینی سے نجات بخشی۔ اور ہم نے اس کی ان لوگوں کے مقابل مدد کی جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا تھا۔ یقیناً وہ ایک بڑی بدی میں مبتلا لوگ تھے پس ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

یہ بھی حضرت نوحؑ کی دعا ہی کا نتیجہ تھا کہ اتنے بڑے طوفان اور بلا سے محفوظ رکھا اور ان سب کو جو آپ کے مخالف تھے غرق کر دیا حتیٰ کہ آپ کا بیٹا بھی جو نا اہل تھا وہ بھی غرق ہو گیا اور اس کو بھی خدا تعالیٰ نے اس عذاب سے بچایا نہیں۔ حضرت نوحؑ نے گھبرا کر یہ سمجھا کہ مجھے یہ

خوشخبری تھی کہ جو میرے اہل ہیں وہ سب بچائے جائیں گے تو بیٹا بھی میرا اہل ہے لیکن وہ یہ بات نہ سمجھ سکے کہ نا خلف اہل تھا اور جب اہل کہا جاتا ہے تو مراد یہ ہے کہ سچے معنوں میں وہ اہل ہو- اور نبی کا بیٹا بھی اگر ناخلف ہوگا تو وہ نا اہل ہوگا-

(-)(سورۃ الانبیاء 84'85) اور ایوب (کا بھی ذکر کر) جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے سخت اذیت پہنچی ہے اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے- پس ہم نے اس کی دعا قبول کر لی اور اس کو جو بھی تکلیف تھی اسے دور کر دیا- اور ہم نے اسے اس کے گھر والے عطا کر دیئے اور ان کے ساتھ اور بھی ان جیسے دیئے جو ہماری طرف سے ایک رحمت کے طور پر تھا اور نصیحت تھی عابدوں کے لئے-

حضرت ایوبؑ کے متعلق بائبل میں عجیب و غریب قصہ لکھا ہوا ہے جو قرآن کریم قبول نہیں کرتا- قرآن کریم نے اس قصے کی تفصیل کو ہرگز کہیں بیان نہیں کیا- کہا جاتا ہے کہ شیطان نے خدا تعالیٰ سے کہا تھا کہ تو کہتا ہے میرا بندہ ایوب بہت صبر والا ہے تو مجھے کچھ دیر کے لئے اس پر تسلط دے دے- تو ایسی خوفناک بیماری آپ کو لگی جیسے کوڑھی ہوتے ہیں اور ان کو گاؤں کی روڑی پر جا کے پھینک دیا اور بیوی نے بھی احتراز کیا اور سارے رشتہ داروں نے توبہ کر لی کہ حضرت ایوبؑ اکیلے پڑے رہیں- یہ سب غلط باتیں ہیں' یہ بائبل کے قصے ہیں' قرآن ان کو قبول نہیں کرتا- حضرت ایوب کے صبر کو ضرور مثال بناتا ہے- معلوم ہوتا ہے کئی قسم کی تکلیفوں اور دکھوں پہ آپ نے صبر کیا تھا جس کی وجہ سے وقتی طور پر اہل و عیال الگ ہو گئے تھے مگر خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا تو نہ صرف اہل واپس آئے بلکہ اور بھی عزیز اقرباء اور دور دور کے لوگ بھی آپ کی محبت میں مبتلا ہو گئے- تو اس کا ذکر ہے جو قرآن کریم نے فرمایا ہے اور یہ محض ان کی دعا کے نتیجہ میں تھا-

(-)(الانبیاء 90'91) - اور زکریا (کا بھی ذکر کر) جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب وارثوں سے بہتر ہے- پس ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اسے یحییٰ عطا کیا اور ہم نے اس کی بیوی کو اس کی خاطر تندرست کر دیا- یقیناً وہ نیکیوں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے اور ہمیں چاہت اور خوف سے پکارا کرتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی سے جھکنے والے تھے-

پس حضرت زکریاؑ کا قصہ جو ہے وہ بھی عظیم الشان ہے- اس میں ایک تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت زکریاؑ کو بڑی عمر میں اولاد ہوئی جبکہ بیوی بھی بانجھ تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اولاد ہوئی- یہ اس کہنے کی باتیں ہوں لوگوں کے لئے جو پرانے زمانے کی باتوں کو حکایت سمجھتے ہیں- حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ہم نے خود یہ دیکھا ہے کہ آپ کو دعا کے لئے لکھا گیا اور دعا کے لئے یہ تھا کہ مجھے خدا اولاد عطا کرے اور اسی بیوی سے ہو جو بانجھ ہے- اب یہ عجیب و غریب دعا تھی مگر حضرت مسیح موعود نے نہ صرف دعا کی بلکہ لکھ دیا کہ بیٹا عطا کرے گا- عبدالحق صاحب جن کی اولاد اب زندہ ہے اللہ کے فضل کے ساتھ اور مجھے چند دن ہوئے ان کی ایک بیٹی ملنے بھی آئی تھیں- یہ وہی عبدالحق صاحب ہیں- بڑی بیوی سے بیٹا ملا جو بانجھ تھی- تو آپ پرانے زمانے کے قصوں کو قصہ نہ سمجھو- جو قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ اس کو ٹھیک کر دیا اور اس کی بیوی کو بھی ٹھیک کر دیا' بالکل درست فرمایا ہے- اس زمانے میں بھی تو وہی خدا ہے' وہ ایسے فعل کرتا ہے- چنانچہ ان کا ایمان دیکھیں کہ بیٹا پیدا ہوتے ہی وہ گھوڑے پر سوار ہو کر کچھ دور اپنے سسرال کو دکھانے کے لئے لے گئے اسی طرح ننگے کو ہی اور سردی کا مہینہ تھا- لوگوں نے روکا کہ مار دو گے بچہ- ایک ہی تو بیٹا ہوا ہے قسمت سے- تو وہ ہنس پڑے کہ یہ بیٹا نہیں مرتا- یہ تو خدا نے مجھے دیا ہے- ناممکن ہے کہ یہ مر جائے- چنانچہ اسی حالت میں وہ اسے سسرال لے گئے ان کو دکھایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ان کی اولاد دنیا میں زندہ موجود ہے-

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ''اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے-'' (تحفة الندوه- صفحه 5) یعنی ''مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے-'' (ازاله اوهام- حصه اول- صفحه 196) ''یعنی مجھے اکیلا مت چھوڑ اور ایک جماعت بنا دے-'' (الحکم جلد 11 نمبر بتاریخ 24/ جنوری 1907ء صفحه 9) (-) ایک یہ دعا بھی شامل تھی جو حضرت مسیح موعود نے پہچان لی اور یہ نکتہ نمایاں کر دیا کہ اکیلا مت چھوڑ سے مراد ضروری نہیں ہے کہ صرف اولاد ہی پھیلے- مراد یہ ہے کہ ایک بڑی جماعت بنا دے میں اکیلا نہ رہوں- اور اب دیکھ لو حضرت مسیح موعود کو کروڑ ہا کروڑ کی جماعت عطا ہوئی ہے خدا نے اس دعا کو سن لیا ہے-

(-)(الانبیاء 88'89) - اور مچھلی والے (کا بھی ذکر کر) جب وہ غصے سے بھرا ہوا چلا اور اس نے گمان کیا کہ ہم اس پر گرفت نہیں کریں گے- پس اندھیروں میں گھرے ہوئے اس نے پکارا کہ کوئی معبود نہیں تیرے سوا- تو پاک ہے- یقیناً میں ہی ظالموں میں سے تھا- پس ہم نے اس کی دعا قبول کر لی اور اسے غم سے نجات بخشی اور اسی طرح ہم ایمان لانے والوں کو نجات دیا کرتے ہیں-

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

''حضرت یونسؑ کی دعا بھی اپنے اندر بہت سے اسرار رکھتی ہے- وہ یہ ہے (-) پہلے لا الہ الا انت سے مسئول کی تعریف کی ہے- اور اسے مبدء تمام فیوضات کا اور اپنی ذات میں کامل اور صمد قبول کیا اور الا انت سے اس پر بہت زور دیا (-)(انعام: 18) ''اگر تجھے اللہ کسی تکلیف میں ڈالے تو اس کا دور کرنے والا بھی اس کے سوا کوئی نہیں'' کے ماتحت دکھ درد دور کرنے والا اللہ ہی کو مانا اور اسے تمام نقصوں سے منزہ اور تمام عیبوں سے مبرا جانا-

(تشحیذ الاذہان - جلد 8 نمبر 1 صفحہ 37)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''اور صاحب تفسیر کبیر اپنی تفسیر کے صفحہ 164 میں لکھتے ہیں (-) یعنی یونس کا یہ گناہ تھا کہ اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ وعدہ ملا تھا کہ اس کی قوم پر ہلاکت نازل ہوگی کیونکہ انہوں نے تکذیب کی- پس یونس نے سمجھ لیا کہ یہ عذاب موت قطعی اور اٹل ہے اور ضرور نازل ہوگا- اسی ظن سے وہ دعاءِ ہدایت پر صبر نہ کر سکا اور واجب تھا کہ دعا ہدایت کی کئے جاتا کیونکہ جائز تھا کہ خدا دعاءِ ہدایت قبول کرے اور ہلاک نہ کرے- اب .... کیسی صفائی سے ثابت ہو گیا کہ یونس نبی وعدہ اہلاک کو قطعی سمجھتا تھا اور یہی اس کے ابتلاء کا موجب ہوا کہ تاریخ موت ٹل گئی-''

(انوار الاسلام - اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ- صفحہ 12 تا 14)

اب یہ بنیادی مسئلہ ہے کہ وعید تو ٹل جایا کرتی ہے اور جو خدا کسی کے حق میں وعدہ کرتا ہے جیسا کہ فرمایا (کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی) کبھی بھی خدا تعالیٰ نے اس وعدہ کو ٹالا نہیں مگر انذار ٹال دیا کرتا ہے- حضرت یونسؑ کی قوم کی گریہ و زاری کا حال یہ تھا کہ ان کو حضرت یونسؑ کے جانے کے بعد احساس ہوا کہ یہ سچا شخص تھا اور یہ عذاب ضرور آئے گا- چنانچہ ان لوگوں نے اپنے دودھ پیتے بچوں کو دودھ چھڑا کر ماؤں کے ساتھ جنگل کو چل پڑے اور بھیڑ بکریوں کے بھی دودھ چھڑا کر بچوں کے ان بکریوں کو یا بچوں کو لے کر اکیلے میدان' جنگل میں چلے گئے- نتیجہ یہ نکلا کہ ان بچوں اور ماؤں کے رونے پیٹنے سے ایسا دردناک منظر پیدا ہوا کہ ساری قوم نے چیخم چہاڑ مچا دیا کہ اے خدا ہمیں معاف کر دے- پس اللہ تعالیٰ نے جو مضطر کی دعا کو قبول کرتا ہے ان کی دعا قبول فرمالی اور حضرت یونسؑ کے متعلق آتا ہے کہ وہ تین دن تک باہر' شہر سے بہت دور بیٹھے ہوئے تھے اور مسافر جو شہر کی طرف سے آتے تھے ان سے پوچھا کرتے تھے بتاؤ کوئی عذاب ہوا کہ نہیں- جب تین دن تک کسی عذاب کی خبر نہیں ملی حالانکہ تین دن کا ان کا وعید تھا کہ تین دن میں عذاب آئے گا تو اس پر حضرت یونسؑ "مغاضبا" ہو گئے' بہت غضبناک ہوئے اور غضب کی وجہ نفس کی کمزوری تھی کہ وہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے میرا وعدہ پورا نہ کر کے مجھے قوم کے سامنے ذلیل کر دیا ہے-

حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں:

''......... یہ بھی خیال گزرا کہ میری بات پوری کیوں نہ ہوئی پس یہی مغاضبت کی حالت تھی- اس سے ایک سبق ملتا ہے کہ تقدیر کو اللہ بدل دیتا ہے اور رونا دھونا اور صدقات فرد قرارداد جرم کو بھی ردی کر دیتے ہیں- اصول خیرات کا اسی سے نکلا ہے- یہ طریق اللہ کو راضی کرنے کے ہیں- علم تعبیر الرؤیا میں مال کلیجہ ہوتا ہے اس لئے خیرات کرنا جان دینا ہوتا ہے- انسان خیرات کرتے وقت کس قدر صدق و ثابت دکھاتا ہے اور اصل بات تو یہ ہے کہ صرف قیل و قال سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ عملی رنگ میں لا کر کسی بات کو نہ دکھایا جاوے- صدقہ اس کو اسی لئے کہتے ہیں کہ صادقوں پر نشان کر دیتا ہے- حضرت یونسؑ کے حالات میں درمنثور میں لکھا

ہے کہ آپؐ نے کہا کہ مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ جب تیرے سامنے کوئی آوے گا' تجھے رحم آ جائے گا۔ع

این مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم

(الحکم جلد 2نمبر 2بتاریخ 6/ مارچ 1898ء صفحہ 2)

اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ حدیث ہے لیکن اس حدیث کی کوئی روایت محفوظ نہیں ہے۔صرف حدیث کے طور پر مشہور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فارسی میں گفتگو فرمائی ہے اس میں سے ایک یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ گویا کہتا ہے این مشت خاک را' اس مٹی کی مٹھی کو اگر میں بخش نہ دوں تو چہ کنم کیا کروں۔ آخر مٹی کی ایک مٹھی ہے اس سے تو غلطیاں ہونی تھیں۔

سورۃ النمل آیت 63(۔) یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ تکالیف اور دکھ کے وقت اس کی دعا کو قبول کرے تو اسے چاہئے کہ وہ آرام و آسائش کے دنوں میں بکثرت دعائیں کرے (ترمذی۔ کتاب الدعوات)

پس یہ وہ حدیث ہے جس کا حوالہ میں نے پہلے خطبہ کے دوران دیا تھا کہ عموماً لوگ اس وقت دعا کرتے ہیں جب کوئی مصیبت آ ہی پڑتی ہے اور اس وقت مشکل ہوتا ہے بعض دفعہ وہ مصیبت ٹل بھی نہیں سکتی۔ جب پورا سکون ہو' خدا تعالیٰ کی نعمتیں میسر ہوں' کوئی ابتلا نہ ہو اس وقت اگر درد دل سے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ! ابتلا سے محفوظ رکھے تو یہ دعائیں یقیناً مقبول ہوتی ہیں۔ پس اس بات کی عادت ڈالیں کہ بلاؤں سے پہلے ہی بلاؤں سے محفوظ رہنے کی دعائیں کریں۔

ایک اور حدیث ہے مسند احمد بن حنبل کی۔ حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے' یا یہ چاہتا ہے کہ اس کی تکلیف دور ہو جائے تو وہ تنگدستوں کے لئے کشائش پیدا کرے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 2 صفحہ 23' مطبوعہ بیروت) یعنی غریبوں کی مدد کرنے سے اس کی تکلیف دور ہو جاتی ہے اور یہ تو ایسا مجرب نسخہ ہے کہ تمام دنیا کے صلحاء جانتے ہیں کہ جب بھی غریبوں کی مدد کوئی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور اس کے کئی قسم کے مصائب اور مشکلات ٹل جاتے ہیں۔

حضرت خبابؓ بن الارت سے مروی ہے کہ آپ نے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری رات نماز پڑھتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ فجر کے قریب وقت ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو خبابؓ آپؐ کے پاس آئے اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ آج رات آپؐ نے ایسی نماز پڑھی ہے کہ میں نے آپؐ کو کبھی بھی ایسی نماز پڑھتے نہیں دیکھا''۔ معلوم ہوتا ہے یہ آپ نے نماز مسجد میں پڑھی ہے جہاں دوسرے صحابہ کا آنا جانا بھی رہتا تھا اور کئی صحابہ کو عادت تھی کہ وہ بھی راتیں جاگ کر گزارتے تھے۔ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ یہ خوف و رجاء کی نماز تھی۔ میں نے اپنے رب عزوجل سے اس نماز میں تین دعائیں مانگی تھیں جن میں سے دو تو اس نے قبول فرمالیں مگر ایک دعا قبول نہیں فرمائی۔ میں نے اپنے رب عزوجل سے ایک تو یہ دعا مانگی تھی کہ وہ ہمیں ان چیزوں کی وجہ سے ہلاک نہ کرے جن کی وجہ سے اس نے ہم سے پہلی امتوں کو ہلاک کیا۔ چنانچہ اس نے یہ دعا قبول کر لی۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابہ نے ہر اس چیز سے توبہ کی جس گناہ سے پہلے لوگوں نے پوری طرح توبہ نہ کی اور ہلاک ہو گئے اور صحابہ سب کے سب بچائے گئے۔ تو یہ دعا جو تھی پہلے لوگوں کے مقابل پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابہ کا صدق بہت زیادہ بڑھا ہوا تھا۔ کوئی نسبت ہی نہیں پہلے نبیوں کے ماننے والوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کر لی۔

''چنانچہ دوسرے میں نے اپنے رب عزوجل سے یہ دعا کی تھی کہ وہ ہم پر باہر کے دشمن غالب نہ آنے دے''۔ اب یہ دیکھ لو کہ ہرگز باہر کے دشمنوں کو خدا تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غالب نہیں ہونے دیا۔ کسی موقعہ پر' کسی غزوہ کے موقع پر۔ ایک واقعہ بھی نہیں ہے کہ باہر کا دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپؐ کے صحابہ پر غالب ہوا ہو۔'' چنانچہ اس نے یہ دعا بھی قبول فرمالی۔ اور تیسرے میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی تھی کہ وہ ہمیں گروہ در گروہ نہ ہونے دے' مگر اس نے یہ التجا نہ مانی'' (نسائی۔ کتاب قیام اللیل)

یعنی ہمیں فرقہ بازی سے بچائے رکھ۔ تو ہمیں افسوس ہے کہ یہ جو فرقہ بازی نظر آتی ہے۔ یہ وہ دعا تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدا تعالیٰ نے قبول نہ فرمائی کیونکہ یہ تمام انبیاء کے بعد ان کی قومیں فرقہ در فرقہ ہوتی رہی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بھی اس سے مستثنیٰ نہیں رکھا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول لکھتے ہیں: ''کون ہے جو بیچارے کی آواز سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے' وہ اس کے دکھوں کو دور کرتا ہے اور تمہیں زمین پر دوسروں کے جانشین بناتا ہے۔ بتاؤ کوئی اور معبود اللہ کے ساتھ ہے؟ تم نصیحت کو بہت ہی کم قبول کرتے ہو۔ ایمان کی معرفت سے جو لوگ محروم ہیں وہ بھی دراصل دعاؤں سے بے خبر ہیں۔ (امن یجیب المضطر اذا دعاہ) سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ اضطراب سے' تڑپ سے حق طلبی کی نیت سے تقویٰ کے ساتھ دعائیں کرتے کہ الٰہی اس زمانہ میں کون تیرا مامور ہے تو میں یقین نہیں کر سکتا کہ انہیں خدا تعالیٰ ضائع کرتا''۔

(حقائق الزمان جلد سوم صفحہ298)

اب امام کی نسبت سے مراد حضرت مسیح موعود ہیں۔ اگر وہ لوگ دعائیں کرتے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے بھی کئی جگہ دشمنوں کو' مقابل کو ہدایت دی تھی کہ تم کھڑے ہو جاؤ' دعائیں کرو۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق یہ فرمایا تم دو دو' تین تین' اکٹھے ہو کر' کھڑے ہو کر دعائیں کرو اور خدا تعالیٰ سے پوچھو کہ یہ سچا ہے کہ جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ یقیناً بتا دے گا کہ وہ سچا ہے۔ پس دعا کے ذریعہ ہدایت ملنے کے بے شمار واقعات حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بھی ملتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی ایک تحریر ہے: ''خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بے قراروں کی دعا سنتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے (امن یجیب المضطر اذا دعاہ)۔ پھر جبکہ خدا تعالیٰ نے دعا کی قبولیت اپنی ہستی کی علامت ٹھہرائی ہے تو پھر کس طرح کوئی عقل اور حیا والا یہ گمان کر سکتا ہے کہ دعا کرنے پر کوئی آثار صریحہ اجابت کے مترتب نہیں ہوتے اور محض ایک رسمی امر ہے جس میں کہ کچھ بھی روحانیت نہیں۔ میرے خیال میں ہے کہ ایسی بے ادبی کوئی سچے ایمان والا ہرگز نہیں کرے گا جبکہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کی صفت پر غور کرنے والے سے سچا خدا پہچانا جاتا ہے اسی طرح سے دعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خدا تعالیٰ پر یقین آتا ہے''۔

(ایام الصلح' روحانی خزائن جلد 14صفحہ 260)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں: ''اگر خدا تعالیٰ کے اس رسول اور اس نشان سے کسی کو انکار ہو اور خیال ہو کہ فقط رسمی نمازوں اور دعاؤں سے یا مسیح کی پرستش سے یا گائے کے طفیل سے یا ویدوں کے ایمان سے باوجود مخالفت اور دشمنی اور نافرمانی اس رسول کے'' یعنی رسول اللہ کے'' طاعون دور ہو سکتی ہے تو یہ خیال بغیر ثبوت کے قابل پذیرائی نہیں۔ پس جو شخص ان تمام فرقوں میں سے اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت دینا چاہتا ہے تو اب بہت عمدہ موقع ہے''۔ حضرت مسیح موعود نے تو اعلان کر دیا تھا کہ میں اور میری جماعت جو میرے گھر میں ہیں محفوظ رہیں گے تو آپ نے فرمایا کہ اب تم لوگ میرے مقابل پر کھڑے ہو تو تم سارے اگر دعا کی قبولیت کے قائل ہو تو میں طریقہ بتا دیتا ہوں اس طرح دعائیں کرو۔ سارا ہندوستان کلیتہً آج اس بلا سے بچ جائے گا۔

وہ ترکیب یہ ہے:

''پس جو شخص ان تمام فرقوں میں سے اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت دینا چاہتا ہے تو اب بہت عمدہ موقع ہے۔ گویا خدا کی طرف سے تمام مذاہب کی سچائی یا کذب پہچاننے کے لئے ایک نمائش گاہ مقرر کیا گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے سبقت کر کے اپنی طرف سے پہلے قادیان کا نام لے لیا ہے۔ اب اگر آریہ لوگ وید کو سچا سمجھتے ہیں تو ان کو چاہئے کہ بنارس کی نسبت جو وید کے درس کا اصل مقام ہے ایک پیشگوئی کر دیں کہ ان کا پرمیشر بنارس کو طاعون سے بچا لے گا اور سناتن دھرم والوں کو چاہئے کہ کسی ایسے شہر کی نسبت جس میں گائیاں بہت ہوں مثلاً امرتسر کی نسبت پیشگوئی کر

دیں کہ گاؤ کے طفیل اس میں طاعون نہیں آئے گی- اگر اس قدر گاؤ اپنا معجزہ دکھادے تو کچھ تعجب نہیں کہ اس معجزہ نما جانور کی گورنمنٹ خود جان بخشی کردے- اسی طرح عیسائیوں کو چاہئے''- جان بخشی سے مراد یہ ہے کہ قانون کے خلاف قرار دے دے کہ گائے ذبح کی جائے-'' اسی طرح عیسائیوں کو چاہئے کہ کلکتہ کی نسبت پیشگوئی کردیں کہ اس میں طاعون نہیں پڑے گی کیونکہ بڑا بشپ برٹش انڈیا کا کلکتہ میں رہتا ہے- اسی طرح میاں شمس الدین اور ان کی حمایت اسلام کے ممبروں کو چاہئے کہ لاہور کی نسبت پیشگوئی کردیں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا- اور منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان کے لئے بھی یہی موقع ہے کہ اپنے الہام سے لاہور کی نسبت پیشگوئی کرکے انجمن حمایت اسلام کو مدد دیں- اور مناسب ہے کہ عبدالجبار اور عبدالحق شہر امرتسر کی نسبت پیشگوئی کردیں- اور چونکہ فرقہ وہابیہ کی اصل جڑ دلی ہے اس لئے مناسب ہے کہ نذیر حسین اور مولوی محمد حسین بٹالوی دلی کی نسبت پیشگوئی کریں کہ وہ دعا سے محفوظ رہے گی- پس اس طرح سے گویا تمام پنجاب اس مہلک مرض سے محفوظ ہو جائے گا اور گورنمنٹ کو بھی مفت میں سبکدوشی ہو جائے گی- اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو پھر یہی سمجھا جائے گا سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا- اور بالآخر یاد رہے کہ یہ تمام لوگ جن میں (-) ملہم اور آریوں کے پنڈت اور عیسائیوں کے پادری داخل ہیں چپ رہے تو ثابت ہو جائے گا کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں اور ایک دن آنے والا ہے جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلا دے گی''- یہاں قادیان کو مونث فرمایا ہے آپ نے-'' سورج کی طرح چمک کر دکھلا دے گی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے- بالآخر میاں شمس الدین صاحب کو یاد رہے کہ آپ نے جو اپنے اشتہار میں آیت (امن یجیب المضطر اذا دعاہ) لکھی ہے اور اس سے قبولیت دعا کی امید کی ہے- یہ امید صحیح نہیں ہے کیونکہ کلام الٰہی میں لفظ مضطر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں' نہ سزا کے طور پر- لیکن جو لوگ سزا کے طور پر کسی ضرر کے تختہ مشق ہوں وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں- ورنہ لازم آتا ہے کہ اور قوم نوح اور قوم لوط اور قوم فرعون وغیرہ کی دعائیں اس اضطرار کے وقت قبول کی جاتیں مگر ایسا نہیں ہوا اور خدا کے ہاتھ نے ان قوموں کو ہلاک کر دیا اور اگر میاں شمس الدین کہیں کہ پھر ان کے مناسب حال کون سی آیت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ آیت مناسب حال ہے (-) کہ کافروں کی دعا سوائے ضلالت کے اور کسی مراد کو نہیں پہنچتی-

(رسالہ دافع البلاء - روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 230-232)

اب حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات ہیں جو میں عرض کرتا ہوں- (-) میں رسول کے ساتھ ہوکر جواب دوں گا-

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 106)

الہام (-) حضرت مسیح موعود نے ترجمہ فرمایا ہے: ''اللہ تعالیٰ نے تیری دعا سن لی- تیری دعا قبول کی گئی- اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو نیکی کرتے ہیں-

(تذکرہ صفحہ 673 مطبوعہ 1969ء)

پھر الہام ہے ''ذلیل انسان کا بیڑہ غرق ہوگیا' تیری دعا قبول کی گئی- جو لوگ تیری طرف توجہ نہیں کرتے وہ خدا کی طرف بھی توجہ نہیں کرتے''- (تذکرہ صفحہ 703 مطبوعہ 1969ء)- اس ذلیل شخص سے مراد ایک آریہ بدگو تھا جو برباد ہوگیا حضرت مسیح موعود کے الہام کی روشنی میں-

پھر 14 راپریل 1907ء کا الہام ہے (-) اس کا ترجمہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے یہ کیا ہے ''میں دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں''-

(تذکرہ صفحہ 714 مطبوعہ 1969ء)

پھر حضرت مسیح موعود کا 1906ء کا ایک الہام ہے: ''تیری دعا قبول کی گئی''-

آخر پر حضرت مسیح موعود کی ایک اردو کی دعا میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں- فرماتے ہیں:

''اے میرے قادر خدا میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش اس دنیا سے اٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے- آمین

اے میرے قادر خدا مجھے یہ تبدیلی دنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر جو ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے- اے قادر خدا ایسا ہی کر آمین' ثم آمین- (-)

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 164)

اب عنقریب ہم آخری عشرہ میں داخل ہونے والے ہیں تو اسی لئے دعا کا مضمون بھی جاری رکھا گیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ بہت کو سچی دعاؤں کی توفیق ملے گی اور خدا تعالیٰ آپ میں سے جو اعتکاف بیٹھ رہے ہیں ان کا اعتکاف قبول فرمائے-

(الفضل انٹرنیشنل 4 رجنوری 2002ء)

بقیہ صفحہ 1

پیارے آقا کو خوشی پہنچانے اور حضور کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے چندہ وقف جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں-

4- چندہ وقف جدید کی ادائیگی کے وقت اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس نصیحت کو ضرور مدنظر رکھا جائے-

''میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے حالات کا جائزہ لیں- آپ میں سے وہ خوش نصیب جن کو خدا تعالیٰ نے کثرت سے دولت عطا فرمائی ہے- اور ایسے ضرور ہیں- وہ یہ جائزہ لیں کہ کیا وہ اس نسبت سے جس نسبت سے اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل فرمایا ہے خدا کے حضور مالی قربانی میں لبیک کہتے ہیں کہ نہیں-''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 دسمبر 1992ء)

5- آخری گزارش بانی وقف جدید حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں کرنا چاہتا ہوں-

''وقف جدید کو مضبوط کرو- ہمت کرو- خدا برکت دے گا-''

اللہ تعالیٰ روح القدس سے آپ کی تائید و نصرت فرمائے- اور دل کھول کر اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے- آمین

(ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ)

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ- بازار کانھیاں والا سیالکوٹ پاکستان
فون دوکان 594674 فون رہائش 553733
موبائل 0300-9810532

Malik Abdul Ghafoor
Deals in all kind of Oil and Lubricants
Ganesh Mills Road Factory Area Faisalabad
☎ 648705-617705 Res:724555

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
طلبہ اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے نعمت سے کم نہیں
حب مقوی دماغ- معجون دماغ- پھکی منڈی
تینوں زبردست ''برین ٹانک'' ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

رمضان المبارک میں خصوصی رعایت
روزمرہ موسمی امراض کی تشخیص و دوائی صرف =/10 اسکے علاوہ
جرمنی کی اصل اور سیل بند ادویات خصوصی رعایت کے ساتھ

	بائیوکیمک 6X	30	200	1000	مدر ٹنکچر (Q)
اصل قیمت	60/-	68/-	82/-	112/-	125/-
رعائتی قیمت	48/-	55/-	65/-	90/-	100/-

نیز بڑی پیکنگ سے جرمنی مدر ٹنکچرز مثلاً
کاکیشیا، کریٹیگس، کارڈیاس مرینس، بربرس وبگرس 20ML صرف =/40
رمضان المبارک میں سٹور کے اوقات صبح 8-30 تا عصر 3-30
تشخیص علاج ادویات | عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ فون 212399 | خصوصی رعایت کیساتھ

اطلاعات و اعلانات

طالب علم کا اعزاز

مکرم حافظ محمد حیات صاحب صدر جماعت لالیاں تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بیٹے باسل حیات صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ نے مورخہ 10 نومبر 2002ء کو فن تجوید اکیڈمی دارالصدر شمالی ربوہ سے ایک سال چھ ماہ اور دس دنوں میں قرآن کریم حفظ کرنے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ اس دوران عزیزم نے نصرت جہاں اکیڈمی سے اپنی تعلیم بھی جاری رکھی۔ تعلیم کے ساتھ اتنے قلیل عرصہ میں حفظ کی تکمیل ایک منفرد اعزاز ہے۔ باسل حیات مکرم میاں نور زمان صاحب آف لالیاں کا پوتا اور مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب ہوتی مرحوم (واقف زندگی) کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور دینی و دنیاوی ترقیات کے حصول کا باعث بنائے۔ آمین

نکاح

مکرمہ مبشرہ سارہ صاحبہ بنت مکرم محمد عثمان صاحب کراچی کا نکاح مکرم منصور احمد خان صاحب ابن مکرم خورشید احمد خان صاحب آف کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی سے مکرم مظہر اقبال صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 27 ستمبر 2002ء بروز جمعۃ المبارک قبل از نماز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں مبلغ پانچ لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

گمشدہ رجسٹریشن بک

موٹر سائیکل کی رجسٹریشن بک معہ ٹرانسفر لیٹر ساہیوال روڈ پر کہیں گر گئی ہے اگر کسی دوست کو ملے دفتر صدر عمومی میں جمع کروادے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ)

خون کا عطیہ دیکر قیمتی جانیں بچائیں۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم منور احمد جج صاحب بطور نمائندہ مینیجر الفضل ضلع بہاولپور اور بہاولنگر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے دورہ کر رہے ہیں:

(1) توسیع اشاعت
(2) وصولی چندہ الفضل و بقایاجات
(3) ترغیب برائے اشتہارات

احباب کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔

چوہدری اکبر علی موبائل: 0300-9488447
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
9۔ این بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 5418406-7448406

البشیرز۔ اب اور بھی شاندار ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
04524-214810 / 04942-423173

احمد موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا مرکز
157/13 فیروزپور روڈ۔ مسلم ٹاؤن موڑ لاہور
رابطہ کیلئے۔ مظفر محمود
فون آفس 7572031-32، رہائش 142/D ماڈل ٹاؤن لاہور

شادابی
خون صاف کرتی اور خون پیدا کرتی ہے
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے
VIP Enterprises Property Consultant
سہیل صدیقی فون آفس 2270056-2877423

The Vision of Tomorrow
NEW HAVEN PUBLIC SCHOOL
MULTAN, ☎ 061-553164, 554399

محبت سب کے لئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
الفضل جیولرز
بازار صرافہ۔ سیالکوٹ
موبائل: 0300-9613255
جدید اور فینسی مردانہ و زنانہ سنگاپوری ورائٹی دستیاب ہے
پروپرائٹر: عبدالستار
فون شوروم: 0432-592316
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں۔ سیالکوٹ پروپرائٹر: سفیر احمد
فون رہائش: 0432-586297 موبائل: 0300-9613257
زیورات انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق بغیر ٹانکے کے تیار کیے جاتے ہیں نیز ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
E.mail alfazal @ skt.comsats.net.pk

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213640

KHAN NAME PLATES
COMPUTERIZED
PHOTO ID CARDS
SCREEN PRINTING,STICKERS & DESIGNING
TOWNSHIP LHR. Ph: 5150662-5123662
email: knp_pk@yahoo.com

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ
SRP
فوری تمام آئٹم آرڈر پر تیار
سینکی ربڑ پارٹس
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194

تمام کمرے اے سی کے ساتھ خصوصی رعایتی ریٹ پر دستیاب ہیں۔
بیول پلازہ فضل الحق روڈ۔ بلیو ایریا۔ اسلام آباد
فون آفس 051-2275738-2275787-2201277

ڈیلر: ریفریجریٹر۔ ائر کنڈیشنر۔ ڈیزرٹ کولر۔ کوکنگ رینج
گیزر۔ ہیٹر۔ واشنگ مشین۔ مائیکرو ویو اوون اور سٹیبلائزر
فون 7223347-7239347-7354873
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز: ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بے بی ریڑھیز
27۔ نیلا گنبد لاہور فون 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد تاگی۔ طاہر احمد تاگی

زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
66۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور